اقبال کی منظر نگاری

بانگ درا کی روشنی میں

Teaching Lecture

Subject : **Urdu**

Class : B.A. (Hons.) I

Topic : Iqbal ki Manzar Nigari Bange dara ki Raushni me

Author : **Dr. Fatahullah Quadri**

Lecture Series No. : 30

علامہ اقبال اردو شعر و ادب میں ایک نہایتا اعلیٰ اور عظیم شاعری تسلیم کئے جاتے ہیں انکی شاعری اردو شاعری میں ایک نئی آواز ہے ۔اقبالؔ نے اپنی شاعری کی ابتداء ایک محب وطن اور منظر نگار کشاعر کی حیثیت سے کی ہے،لہذا انکا پہلا مجموعہ ’’بانگ درا‘‘ ہے جس مں منظر نگاری کی ’کثرت‘ پائی جاتی ہے اقبال کی منظر نگاری کا جواب نہیں اسکی بڑی وجہ یہ کہ انہوں نے فکر کو شعر مت بخشی اور فن کے ذریعہ فطرت سے تعلق پیدا کیا اوراس میں زندگی کی لہر دوڑادی۔

’’بانگ درا‘‘ کی سب سے پہلی نظم ’’ہمالہ‘‘ ہے جس کی ابتدا ہی کشی سے ہوئی ہے اور یہیں سے اقبال بطور شاعر تسلیم کئے جاتے ہیں۔نظم کے ابتدا میں اقبال نے مخاطبانہ لہجہ اختیار کیا ہے اور ہمالہ کو ہندوستان کا محافظ قرار دیا ہے اور منظر کشی کرتے ہوئے کوہ ہمالہ کو کوہ طور کے مقابل لا کھڑا کیا ہے۔اسکی رفعت و بلندی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اقبال نے ہمالہ کو ایک دیوان قرار دیا ہے اور آسمان کو مطلع اول اور چوٹیوں پر جمی برف کو ’دستار فضیلت سے تشبیہ سی ہے۔

مطلع دل ملک جسکا ہو وہ دیوان ہے تو
موئے خلوت گا دل دامن کش انسان ہے تو
اے ہمالہ اے فیصل کشور ہندوستان
چومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسماں
برف نے باندھی ہے دستار فضیلت تیرے سر
خندہ زن ہے جو کلماں ہر عالم تاب پر

منظر نگاری کا کمال دیکھنا ہو تو یہ شعر ملاحظہ ہو جہاں منظر نگاری اپنے شباب پر ہے۔

آتی ہے ندی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی
کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی

اقبال کے گویا فطرت کے حسن کا جادو اس انداز میں پیش کیا ہے کہ انکے تخیل کی داد دینی پڑتی ہے ہمالہ کی فلک بوس چونٹیاں ان پر جمی ہوئیں، برف کی تہیں، ندی کا.....کوہ سے گاتے ہوئے انا ان تمام قدرتی مناظر کو اپنے دائرے میں سمیٹ کر اقبال کے جو تصویریں پیش کی ہیں، اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

منظر نگاری کے اعتبار سے نظم ''ابر کہسار'' بھی ایک اہم مقام رکھتی ہے، اس نظم میں شروع سے آخر تک اقبال نے منظر کشی کا کمال دکھایا ہے۔

ہے بلندی سے فلک بوس نشیمن میرا
ابر کہسار ہوں گل پاش ہے دامن میرا
کبھی صحرا کبھی گلزار مسکن میرا
شہر و ویرانہ مرا، بحر، بن میرا

اقبال کی منظر کشی کے متعلق ایک اہم اور قابل تعریف بات یہ ہے کہ انہوں نے فطرت کی منہ میں زبان رکھ دی ہے، اس نظم میں پہاڑی بادلوں کو آپس میں گفتگو کرتے ہوئے دکھایا ہے، اقبال کی یہ چھوٹی سی نظم منظر نگاری کے لحاظ سے لاجواب ہے ۔

اقبال کی مشہور و معروف منظریہ نظم ''ایک آرزو'' کے متعلق کلیم الدین احمد لکھتے ہیں کہ:

نظم ''ایک آرزو'' اپنی مصوری اور منظر کشی میں بے مثال ہے، دامن کوہ میں شاعر کے تنہا رہنے کی آرزو، چھوٹا سا جھونپڑا اور ندی کا کنارہ اس منظر کو جب اقبال نے اپنے تخیل سے شعری قالب ڈھالا تو نہ صرف اس سے فطرت کی حسین تصویر کھینچی، بلکہ اچھوتے خیالات اور دلکش تشبیہات سے نیا جادو جگا دیا۔

❀❀❀❀❀❀